# قرآنیات

## البیان
جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

### سورۃ بنی اسرائیل

(۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا
عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾
قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

(تم پر تعجب ہے)، پھر کیا تمھارے پروردگار نے تمھیں تو بیٹوں کے لیے خاص کیا اور اپنے لیے فرشتوں میں سے بیٹیاں لے لیں؟[۱۶۴] حقیقت یہ ہے کہ تم بڑی ہی سنگین بات کہتے ہو۔ ہم نے اِس قرآن میں طرح طرح سے واضح کر دیا ہے[۱۶۵] تاکہ یہ یاددہانی حاصل کریں، لیکن (اِن پر افسوس)، اِس سے اِن کی بے زاری ہی بڑھ رہی ہے۔ اِن سے کہو کہ اگر اللہ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہوتے، جیسا کہ یہ

۱۶۴۔ اوپر کی ہدایات شرک کی تردید پر ختم ہوئی ہیں۔ اُسی سے بات کو آگے بڑھایا اور اُن کی دہری حماقت پر توجہ دلائی ہے کہ اول تو خدا کے شریک ٹھیرا کر حماقت کے مرتکب ہوئے، پھر اُس پر مزید ستم یہ کیا کہ خدا کے لیے اُس چیز کا انتخاب کیا جسے اپنے لیے گوارا کرنے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں۔

۱۶۵۔ یعنی توحید کی حقیقت بھی گوناگوں پہلوؤں سے کھول کر بتادی ہے اور شرک کی شناعت بھی اِس طرح واضح

سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ
وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡہِنَّ وَ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ وَ لٰکِنۡ لَّا تَفۡقَہُوۡنَ
تَسۡبِیۡحَہُمۡ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ﴿۴۴﴾
وَ اِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ حِجَابًا
مَّسۡتُوۡرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَہُوۡہُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَقۡرًا وَ اِذَا

---

لوگ کہتے ہیں، تو وہ عرش والے پر ضرور چڑھائی کر دیتے[۱۶۶]۔ اللہ پاک اور بہت ہی برتر ہے اُس سے جو یہ کہتے ہیں۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں، سب اُسی کی تسبیح کرتے ہیں[۱۶۷]۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اُس کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، مگر تم اُن کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔ (تمھاری یہ باتیں تو ایسی ہیں کہ اِن پر آسمان ٹوٹ پڑتا، مگر) اِس میں شبہ نہیں کہ اللہ بڑا ہی بردبار اور بڑا ہی درگذر فرمانے والا ہے۔ ۴۰-۴۴

(اے پیغمبر)، جب تم قرآن سناتے ہو تو ہم تمھارے اور اُن لوگوں کے درمیان ایک مخفی پردہ حائل کر دیتے ہیں جو آخرت کو نہیں مانتے، اور اُن کے دلوں پر غلاف ڈال دیتے ہیں اور کانوں میں گرانی پیدا

---

کر دی ہے کہ غبی سے غبی آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ بات اُس کی سمجھ میں نہیں آئی۔ قرآن کا یہی اسلوب ہے جس سے وہ اپنے اجمال کی تفصیل اور اپنے معجزانہ کلام کی ایسی شرح و تفسیر بن گیا ہے کہ دنیا کی دوسری کتابوں میں اِس کی کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

۱۶۶؎ اِس لیے کہ شراکت اور وہ بھی خدائی میں شراکت اُنھیں کبھی چپکے ہو کر بیٹھنے نہ دیتی۔ وہ لازماً صاحب عرش سے نزاع اور مخاصمت کی راہ ڈھونڈتے تا کہ خود صاحب عرش بن جائیں اور زمین و آسمان کا یہ سارا نظام اِس کے نتیجے میں درہم برہم ہو جاتا۔

۱۶۷؎ یعنی تم جو تہمتیں چاہو، خدا پر جوڑو، لیکن زمین و آسمان تو اپنے وجود سے گواہی دے رہے ہیں کہ اللہ تمھاری اِن تہمتوں سے پاک اور بالاتر ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ
بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْهُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾

وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا
حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ

---

کر دیتے ہیں کہ نہ اُس کو سمجھیں، (نہ سنیں)[168]۔ اور جب تم قرآن میں تنہا اپنے پروردگار ہی کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت کے ساتھ پیٹھ پھیر لیتے ہیں[169]۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ تمھاری طرف کان لگاتے ہیں تو کس لیے کان لگاتے ہیں[170] اور (اُسے بھی) جب وہ آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں، جب وہ ظالم کہتے ہیں کہ تم لوگ تو بس ایک سحر زدہ آدمی کے پیچھے چل رہے ہو۔ دیکھو، یہ تم پر کیسی کیسی مثالیں چست کر رہے ہیں۔ سو کھوئے گئے ہیں، اب کوئی راستہ نہیں پا رہے ہیں[171]۔ ۴۵-۴۸

یہ کہتے ہیں کہ جب ہم (گل سڑ کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے بنا کر اٹھائے جائیں گے؟ کہہ دو کہ تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا کوئی اور چیز جو تمھارے خیال میں اُن سے بھی

www.al-mawrid.org
www.javedahmedghamidi.com

---

۱۶۸؎ یہ اُس سنت الٰہی کا بیان ہے جس کے تحت جب کوئی شخص یا گروہ حق کے مقابلے میں سرکشی اختیار کر لیتا ہے تو کچھ عرصے کی مہلت کے بعد اُس کی وہ صلاحیت ہی سلب کر لی جاتی ہے جو حق کو پانے اور اُس تک پہنچنے کے لیے خدا نے ہر انسان کو دے رکھی ہے۔ اُس کے بعد صرف عذاب ہی کا انتظار ہوتا ہے جو رسولوں کی طرف سے اتمام حجت کے بعد لازماً آ جاتا ہے۔

۱۶۹؎ اِس لیے کہ اپنے مزعومہ معبودوں کے بغیر وہ کسی خدا کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

۱۷۰؎ یعنی اِس لیے کان نہیں لگاتے کہ اُس سے کوئی نفع حاصل کریں، بلکہ اِس لیے کان لگاتے ہیں کہ نکتہ چینی اور اعتراض کا کوئی پہلو ہاتھ آ جائے۔

۱۷۱؎ یعنی حقیقت اتنی واضح ہے کہ اُس کی تردید کے لیے کوئی راستہ نہیں پا رہے ہیں۔ چنانچہ کبھی کاہن، کبھی ساحر

يُّعِيۡدُنَا قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى
هُوَ قُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿٥١﴾ يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ
اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿٥٢﴾

وَقُلۡ لِّعِبَادِىۡ يَقُوۡلُوا الَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ
كَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ

---

زیادہ مشکل ہو (کہ زندگی کو قبول کر سکے، پھر بھی)۔ اِس پر وہ کہیں گے: ہمیں کون لوٹائے گا؟ کہہ دو کہ وہی جس نے پہلی بار تمھیں پیدا کیا تھا۔ پھر وہ (مذاق اڑانے کے انداز میں) تمھارے آگے اپنے سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ (اچھا)، یہ کب ہوگا؟ کہہ دو کہ عجب نہیں کہ اِس کا وقت قریب ہی آ پہنچا ہو۔ یاد رکھو، جس دن خدا تمھیں پکارے گا تو اُس کی حمد کرتے ہوئے تم اُس کے حکم کی تعمیل کرو گے اور تمھارا گمان اُس وقت یہی ہوگا کہ تم تھوڑی ہی مدت (اِس حالت میں) رہے ہو[172]۔ ۴۹-۵۲

تم میرے بندوں کو سمجھا دو، (اے پیغمبر) کہ (اِن کے جواب میں) وہی بات کہیں جو بہتر ہو[173]۔ اِس لیے کہ یہ شیطان ہے جو (بحث کی گرما گرمی میں) اُن کے درمیان وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (میرے بندو، لوگوں کے لیے جنت اور جہنم کے فیصلے نہ سناؤ)۔ تمھارا پروردگار تمھیں خوب جانتا ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو (رحم کا مستحق سمجھ کر) تم پر رحم فرمائے گا یا چاہے

---

اور کبھی مجنون و مسحور کہہ کر گریز و فرار کے راستے تلاش کرتے ہیں۔

۱۷۲؎ یہ اِس لیے فرمایا ہے کہ مرنے سے لے کر قیامت میں اٹھنے کے وقت تک کی مدت لوگوں کو ایسے ہی محسوس ہوگی کہ ابھی سوئے تھے اور ابھی جاگ پڑے ہیں۔

۱۷۳؎ مطلب یہ ہے کہ یہ جو مثالیں چاہیں، چست کریں اور طنز و تعریض کے جو تیر چاہیں، چلائیں، تمھیں اِن کے جواب میں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو خلاف حق ہو یا جس میں حدود سے تجاوز ہو جائے۔ تمھیں ہر حال میں وہی بات کہنی چاہیے جو برحق ہو اور تمھاری دعوت کے وقار کے مطابق ہو۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

یَّشَآءُ یُعَذِّبْکُمْ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ وَکِیْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾
قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَلَا
تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ

گا تو (عذاب کا مستحق سمجھ کر) تمھیں عذاب دے گا۔[۱۷۴] (تمھارا کام بھی یہی ہے، اے پیغمبر کہ اِنھیں دعوت پہنچا دو)، ہم نے تم کو اِن کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ (اِسی طرح فضیلت کی بحث میں بھی الجھنے کی ضرورت نہیں ہے)۔ زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں، تمھارا پروردگار اُنھیں خوب جانتا ہے (کہ کس کا درجہ کیا ہے)۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض پیغمبروں کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے اور (یہ بھی حقیقت ہے کہ) داؤد کو ہم نے زبور عطا فرمائی تھی۔[۱۷۵] ۵۳-۵۵

(اِن[۱۷۶] منکروں سے) کہو کہ اُنھیں پکار دیکھو جنھیں تم خدا کے سوا اپنا معبود سمجھتے ہو۔ پھر وہ نہ کسی مصیبت کو تم سے ہٹا سکیں گے، نہ اُس کو بدل سکیں گے۔ جن کو یہ پکارتے ہیں، وہ خود اپنے پروردگار کی قربت کے ذریعے ڈھونڈتے ہیں کہ اُن میں سے کون سب سے زیادہ قریب ہو جائے۔ وہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۷۴؎ یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ تم بھی خدا کے رحم و کرم پر ہو، لہٰذا دعوت دو۔ تمھارا دائرۂ عمل یہی ہے۔ تم اپنے اِس دائرے سے گزر کر خدا کے دائرے میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرو۔

۱۷۵؎ یعنی اگر تمھیں قرآن جیسا شہ پارۂ علم و ادب عطا فرمایا ہے تو اِس سے پہلے اپنے پیغمبر داؤد کو بھی ہم نے ایک بے مثال مزمور عطا فرمایا تھا جس کے الفاظ دلوں پر شبنم بن کر برستے تھے اور داؤد جب اُسے پڑھتے تھے تو اُس کی تاثیر سے زمین کے پہاڑ اور فضا کے پرندے، سب اُن سے ہم آہنگ ہو کر خدا کی حمد و ثنا کے لیے نغمہ سرا ہو جاتے تھے۔

۱۷۶؎ اوپر کا پیرا اثناے کلام میں برسر موقع تنبیہ و ہدایت کے لیے ایک جملۂ معترضہ کے طور پر آ گیا تھا۔ یہاں سے کلام پھر اپنے اصل مضمون سے مربوط ہو گیا ہے۔

وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿٥٧﴾

اُس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔[۷۷] حقیقت یہ ہے کہ تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔ ۵۶-۵۷

۷۷؎ یعنی فرشتے جنھیں مشرکین خدا کے شریک ٹھیرا کر پوجتے اور اُن سے طالب مدد ہوتے تھے۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com